Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ
ڈیلی الفضل لاہور

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

47

الفضل

فی پرچہ ۱۰؍

یوم جمعہ - ۱۶؍ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۱۵؍ اخاء ۱۳۳۳ ہش - ۱۵؍ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۷۶

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان نے ڈپٹی کمشنر صاحب کی زیر ہدایت کبیر والا سنٹر میں بھی منظم طور پر ریلیف کا کام شروع کر دیا

خدام کی امدادی پارٹیاں سیلاب زدہ علاقے میں وسیع پیمانے پر ادویہ اور خشک اشیاء تقسیم کر رہی ہیں

ملتان ۱۴؍ اکتوبر (بذریعہ ٹیلیفون) اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ کو کبیر والا سنٹر میں ریلیف کا کام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ نے اس علاقے میں منظم طور پر کام شروع کر دیا ہے۔ وسیع علاقے کا دورہ کر کے سیلاب زدگان کی شکایات اور تکالیف کو یکجائی طور پر مرتب کرنے اور حکام کو ان سے مطلع کرنے کے علاوہ مجلس کی متعدد پارٹیوں نے گزشتہ دو روز میں ۴۲۱ مریضوں کو طبی امداد اور ادویہ وغیرہ بہم پہنچائیں۔ نیز وسیع پیمانے پر خشک اشیاء بھی تقسیم کیں۔ تحصیلدار صاحب کبیر والا اور علاقے کے میڈیکل افسران خدام کی امدادی پارٹیوں کے ساتھ پورا تعاون کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۲؍ اکتوبر۔ "صحت ابھی خراب ہی ہے۔"

۱۳؍ اکتوبر "ابھی گھٹنے میں درد ہے۔"

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۱۴؍ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت میاں صاحب کو ابھی نقرس کی کچھ تکلیف باقی ہے۔ بعض اوقات دل کے مقام پر ہلکا سا بوجھ بھی محسوس ہوتا ہے۔ ویسے عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

نئی دہلی ۱۴؍ اکتوبر آج نئی دہلی میں ہندوستان اور چین کے درمیان تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے۔ حال ہی میں ان دونوں ملکوں کے درمیان ایک سیاسی سمجھوتہ بھی ہوا تھا۔ جس کی رو سے تبت پر چین کا قبضہ تسلیم کر لیا گیا تھا۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی تین امدادی پارٹیوں نے آج دھوبی منڈی مہاجر آباد اور دھرم پورے میں ملبہ اٹھانے اور جھونپڑیوں وغیرہ کی تعمیر میں ہاتھ بٹانے کا کام جاری رکھا۔ شام کو ایک اور امدادی پارٹی نے راوی روڈ کی نواحی بستیوں میں وسیع پیمانے پر دوائیں اور خشک اشیاء تقسیم کیں۔

امریکہ پاکستان کو چار کروڑ ڈالر کی ہنگامی اقتصادی امداد دے گا

یہ امداد پاکستان کے تباہ کن سیلابوں کی وجہ سے دی جا رہی ہے

واشنگٹن ۱۴؍ اکتوبر "نیویارک ٹائمز" نے اپنے نامہ نگار مقیم واشنگٹن کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ امریکہ پاکستان کو چار کروڑ ڈالر یعنی سوا تیرہ کروڑ روپے سے زائد کی ہنگامی اقتصادی امداد دے گا۔ پاکستان کو تباہ کن سیلابوں کی وجہ سے کافی امداد کی ضرورت ہے۔ چار کروڑ ڈالر کی مجوزہ امداد کے متعلق واشنگٹن میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کے قیام کے دوران میں بات چیت ہو گی۔ وزیر اعظم آج رات واشنگٹن پہنچ رہے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندہ مقیم واشنگٹن نے خبر دی ہے کہ واشنگٹن پہنچتے ہی وزیر اعظم پاکستان اور امریکہ کے قائم مقام وزیر خارجہ ہربرٹ ہوور کے درمیان اہم بات چیت شروع ہو جائے گی۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خزانہ چوہدری محمد علی اور امریکہ میں سفیر مقیم واشنگٹن سید امجد علی بھی اس بات چیت میں حصہ لیں گے۔

برطانیہ میں صنعتی بے چینی اپنی انتہا کو پہنچ گئی

لنڈن ۱۴؍ اکتوبر۔ برطانیہ میں صنعتی بے چینی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے۔ ۱۹۲۶ء کی عام ہڑتال کے بعد ایسی بے چینی کبھی نہیں پھیلی تھی۔ بسوں میں کام کرنے والے بارہ ہزار مزدوروں نے رات ہڑتال کر دی۔ جس سے بسیں چلنی بند ہو گئیں۔ گودیوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی ہڑتال سارے ملک میں پھیل جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ گودی میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد جو ہڑتال میں حصہ لے رہے ہیں ۳۵ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

ہندوستان کے ہائی کمشنر کی طرف سے

دس ہزار روپے کے کپڑے کی پیشکش

لاہور ۱۴؍ اکتوبر۔ ضلع ملتان میں امدادی کام تیزی سے جاری ہے۔ آج بید ھنائی کے مقام پر پانی کا اخراج معمول کے مطابق تھا۔ طغیانی کا پانی جو کل ملتان لودھراں لائن سے پانچ میل دور تھا۔ اب صرف چار میل دور ہے۔ یہ پانی بہت آہستہ آہستہ پھیل رہا ہے۔ اور اس سے لائن کو کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔ ملتان کی تین بڑی سڑکیں۔ ملتان بورے والہ روڈ۔ ملتان خانیوال روڈ اور ملتان لودھراں روڈ گہرے پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ اور ان پر موٹریں نہیں چل سکتیں۔ ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر ماتھر نے آج وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون سے ملاقات کی اور سیلاب سے جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے وزیر اعلیٰ کو دس ہزار روپے کے کپڑے کی پیشکش بھی کی ہے۔

لاہور ۱۴؍ اکتوبر۔ آج لاہور میں شام کے پانچ بجے سے بارش شروع ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ایک وفد کی پولیس حکام سے تفصیلی ملاقات

مجلس کی طرف سے تعمیر مکانات میں امداد کا کام بدستور جاری ہے

لاہور ۱۴؍ اکتوبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ایک وفد نے جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے دو نمائندے بھی شامل تھے کل شام ڈی ایس پی صاحب لاہور سے پھر ملاقات کی۔ وفد نے انہیں بتایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین جو اپنی خدمات پیش کرنے کے بعد متعدد علاقوں میں بارش زدگان کے گرے ہوئے مکانات کی تعمیر میں پولیس کا ہاتھ بٹا چکے ہیں۔ مزید خدمات بجا لانے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے انہیں اس امر سے اطلاع دی جائے کہ آئندہ کن کن علاقوں میں کتنے کتنے خدام درکار ہوں گے۔ ڈی ایس پی صاحب نے تمام تھانوں سے ضروری اطلاعات حاصل کر کے وفد کو اپنی ضروریات سے مطلع کیا۔ نیز اس ملاقات کے دوران جھونپڑیوں وغیرہ کی تعمیر کے لئے سامان فراہم کرنے کے سلسلہ میں بعض تجاویز بھی زیر غور آئیں۔ چنانچہ اس بارے میں ڈی۔ ایس پی صاحب نے وفد کے بعض مشوروں کو شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔

میں صوبہ کے معاملات میں عملی حصہ لیتا رہوں گا

خان عبدالقیوم خان کا اعلان

پشاور ۱۴؍ اکتوبر وزیر صنعت خان عبدالقیوم نے کہا ہے کہ میں ملک کے آئندہ عام انتخابات میں صوبہ سرحد سے کھڑا ہوں گا۔ کل انہوں نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ عام انتخابات قریب آ رہے ہیں۔ اس لئے میں آئندہ صوبہ سرحد کے دورے پر جلد جلد آتا رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں صوبہ کے سیاسی معاملات میں بھی عملی حصہ لیتا رہوں گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کے ۱۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر، روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۵ اخاء ۱۳۴۳ہش

کامل یقین

مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی نے اپنے ہفت روزہ اخبار صدق جدید "ٹیپ کی باتیں" کے زیر عنوان تحریر فرمایا ہے:۔

"آتش بے دود:۔ برطانوی سائنسدانوں نے ایک نئی قسم کا آتشین مسالہ دریافت کیا ہے۔ جس سے آگ نکلتی ہے۔ لیکن دھواں بالکل نہیں ہوتا۔ اور اس سے مشینوں کو پوری قوت بہم پہنچ جاتی ہے۔" (خبر)

دنیا کے نزدیک یہ خبر بالکل نئی ہو۔ لیکن مسلمانوں کو تو آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے ایک امّی کی لائی ہوئی کتاب سے ایک آتش بے دود (بغیر دھوئیں کی آگ) کی اطلاع مل چکی ہے۔

یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران۔ (پ۲۷ سورہ الرحمٰن)

(اے جنات اور انسانو) تم دونوں پر آگ کا شعلہ بے دھوئیں کے چھوڑا جائے گا۔ اور دھواں بھی جس سے تمہیں پناہ نہ مل سکے گی۔ شواظ کے معنی ایسے شعلہ کے ہیں۔ جس میں دھواں نہ ہو۔

آیت کا تعلق عالم آخرت سے ہے۔ لیکن آخرت کے بہت سے ممکنات مجازی اور تاویلی رنگ میں یہاں بھی پائے جا سکتے ہیں۔"

پچھلے دنوں موصوف نے اپنے اخبار کے انہی کالموں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک پیشگوئی کی جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ قرب قیامت میں ایک آگ ہوگی۔ جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہنکائے گی یہ تعبیر فرمائی تھی۔ کہ آجکل مشرقی لوگ، ہر بہانے سے مغرب کی طرف جاتے ہیں۔ کوئی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کوئی کسی اور غرض سے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اس پر ایک جماعت کے ترجمان نے بڑی لے دے کی تھی۔ اور مولانا عبدالماجد صاحب کا مضحکہ بھی اڑایا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ کیا اللہ تعالیٰ اتنی سیدھی بات بھی اپنے پیغمبر کو نہ بتا سکا۔ اور لکھا کہ ایسی باتوں کی طرف توجہ دینا فضول ہے۔

ایسے لوگ، جو قرآن کریم اور رسول اکرم صلعم کی پیشگوئیوں کے متعلق غور کرنے کو کار فضول سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے۔ کہ اصل کام صرف یہ ہے۔ کہ اسلام نے جو لائحہ حیات تجویز فرمایا ہے۔ سارا زور اسی پر دینا چاہیئے۔ اور قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں پر غور کرنا تضیع اوقات ہے۔

ان لوگوں کے خیال میں اللہ تعالیٰ بھی ایک دنیاوی قسم کا بادشاہ ہے۔ جو اپنی رعایا کے لئے قانون بناتا ہے۔ اور لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اس قانون کو مانیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے کارندے جو اس نے انسانوں ہی میں سے پیدا کئے ہیں۔ انہیں نافرمانی کی سزا دیں گے۔ جیسا کہ تعزیرِ پاکستان کے قوانین کی خلاف ورزی کی سزا انسانی عدالتیں دیتی ہیں۔ ان لوگوں کے خیال میں اسلام بھی اسی طرح کا ایک "ازم" ہے۔ جیسے طرح فاسزم اور کمیونزم ہیں۔ جس طرح یہ دنیاوی ازم دنیا پر ڈنڈے کے زور سے اپنی آئیڈیالوجی ٹھونستے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے کارندوں کا بھی حق ہے۔ کہ وہ اسلامی "ازم" کو بھی ڈنڈے کے زور سے ہی دنیا پر ٹھونسیں اسی لئے جس طرح فاسزم اور کمیونزم بزور حکومت کے اقتدار پر قبضہ کرتے ہیں۔ اسی طرح اسلام بھی بزور حکومت پر قبضہ کرکے اپنی آئیڈیالوجی کا نفاذ کرتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اسلام کے ایسے تصور میں اللہ تعالیٰ کا تو صرف نام ہی رہ جاتا ہے۔ مگر تمام قوت ان لوگوں کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔ جو اس کو ڈنڈے کے زور سے منوانا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ اسلام ایک رحیم وکریم خدا کی طرف سے اپنے کمزور وناتواں بندوں کے لئے رہنمائی ہے۔ اور اس کی حقیقی بنیاد صرف اللہ تعالیٰ پر کامل یقین پر ہے۔ اور جہاں دنیاوی "ازم" صرف اپنی خود ساختہ آئیڈیالوجی پر انحصار رکھتے ہیں۔ وہاں اسلامی شریعت کی بنیاد اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان پر قائم ہوئی ہے۔ اور ایمان محض لسانی نہیں بلکہ قلبی چیز ہے۔ جب تک انسان اپنے قلب سے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لائے۔ اس وقت تک خواہ وہ کتنا ہی ظاہر شریعت کے اصولوں کی پابندی کرے۔ وہ اور تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ مگر صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ نہیں کہلا سکتا۔

جب اللہ تعالیٰ پر یقین کامل اسلام میں بنیادی چیز ہے۔ تو یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ یقین کامل کیا چیز ہے۔ اور وہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ آپ روزانہ دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی مادی چیز آپ کے سامنے آتی ہے۔ تو آپ کے حواس اس کو محسوس کرتے ہیں۔ مثلاً آپ کے سامنے سیب رکھا جاتا ہے۔ تو آپ دیکھتے ہی کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ سیب ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ آپ کی آنکھیں آپ کی رہنمائی کرتی ہیں۔ پھر آپ کی قوت لمس اور قوت شامہ آپ کی رہنمائی کرتی ہے۔ آپ دیکھتے ہی یقین کر لیتے ہیں کہ یہ سیب ہے۔ آپ کا یہ یقین صحیح ہوتا ہے۔ اور آپ سیب کو سیب سمجھ کر اس کے ساتھ سلوک کرتے ہیں۔ اسی کا نام یقین ہے۔

ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا ان میں سے کسی کو اللہ تعالےٰ پر بھی اسی قسم کا یقین ہے۔ جس طرح کا یقین ان کو سیب دیکھ کر ہوتا ہے۔ کہ یہ سیب ہے۔ اگر انہیں اللہ تعالیٰ پر ایسا یقین نہیں ہے۔ تو پھر وہ کس طرح ان ہدایات کو اس کی طرف سے سمجھ سکتے ہیں۔ جو قرآن کریم میں دی گئی ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ پر اس قسم کا یقین پیدا کرنے کے لئے جس قسم کا یقین ہم سیب کو دیکھ کر حاصل کرتے ہیں ضرور ہے۔ کہ ہمارے پاس اس درجہ کے ٹھوس ثبوت ہوں۔ جس درجہ کے ثبوت سیب کے متعلق ہمیں حاصل ہوتے ہیں۔

بے شک اللہ تعالےٰ سیب کی طرح کوئی مادی چیز نہیں ہے۔ اور ہم ان آنکھوں سے اسے دیکھ نہیں سکتے۔ اور نہ اس ناک سے اس کی خوشبو سونگھ سکتے ہیں۔ لیکن کیا کوئی انسان یہ باور کر سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے آپ پر پورا اور کامل ایمان رکھنے کے لئے تو فرمائے۔ مگر اپنے وجود کا کوئی ثبوت ہم کو عطا نہ کرے۔ کیا کوئی عقلمند انسان اسکو مان سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے وجود کے کئی ثبوت پیش کئے ہیں۔ ایک ثبوت عام ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ دنیا کے نظام کو دیکھو۔ کیا یہ کسی عظیم صانع کے بغیر وجود میں آسکتا اور قائم رہ سکتا ہے۔ یہ بیشک بہت عظیم ثبوت ہے۔ مگر اس سے حق الیقین کا درجہ نصیب نہیں ہوتا۔ ایک کرسی یا میز کو دیکھ کر ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کا بنانے والا کوئی کاریگر ہے۔ مگر یہ صرف علم الیقین کا درجہ رکھتا ہے ہم نے محض اپنی عقل سے یہ اندازہ لگایا ہے۔ لیکن اگر ہم کسی کاریگر کو کرسی یا میز بناتے ہوئے دور سے دیکھ لیں۔ تو یہ عین الیقین کہلائے گا۔ مگر اسلام میں ایک درجہ حق الیقین کا بھی بیان کیا گیا ہے۔ اور وہ اس وقت ہوتا ہے۔ جب ہم خود کاریگر کے پاس بیٹھ کر اس کو ہتھیار استعمال کرتے ہوئے اور کرسی یا میز بناتے ہوئے دیکھیں۔ اور یہی یقین ہے۔ جو دراصل ہماری تمام حرکات کا منبع بنتا ہے۔ اور ہم سے صحیح اعمال صادر ہوتے ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ ان آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ ہم اسکی قدرتیں دیکھ کر اسکی ہستی کا کچھ تصور کر سکتے ہیں۔ حالانکہ بہت سے دہریئے انہی چیزوں کو دیکھ کر کچھ اور نتائج نکال لیتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی انسان ہم سے یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ دیکھو میں ایک کمزور انسان ہوں۔ میرے مخالف بڑے طاقتور ہیں۔ مگر آخر میں میری فتح ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے گا۔ اب اگر اسکی فتح ہوتی ہے۔ تو منکرین تو شاید اسکی توجیہہ کچھ اور کریں۔ لیکن سعید روحیں اس معجزہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ پر یقین کا ایک گونہ درجہ حاصل کرتی ہیں۔ اور جب بار بار اس مرد حق کی ایسی پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ تو ایمان اور بھی بڑھتا ہے۔ اور ایسے لوگ شریعت پر علیٰ وجہ البصیرت عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اور اس کے نتائج عظیم ہوتے ہیں۔ وہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ اس میں اسی ایمان کی وجہ سے کامیاب ہوتے ہیں۔ شریعت کا قانون ان کے لئے سہل ہو جاتا ہے۔ وہ حج۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ کو ایک پُرلذت چیز خیال کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ انہیں محض مشقی چیزیں ہی تصور کرتے ہیں۔ اور اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ ان کا حج۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ ان لوگوں سے مختلف ہوتا ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ پر ایسا یقین نہیں ہوتا۔ اسلام ان کی نظر میں دنیاوی ازموں کی قسم کا ازم نہیں رہتا۔ بلکہ ایک ایسی حقیقت بن جاتا ہے۔ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ وہ قانون کی محض مشین نہیں بن جاتے۔ اس کی وجہ وہی ہے۔ جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔ وہ صرف علم الیقین کے درجہ پر نہیں رہتے۔ بلکہ ان کو عین الیقین کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس راستہ میں آگے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اور ایک دن حق الیقین کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اور یہ درجہ ایمان انہیں پیشگوئیوں سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

جو لوگ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کو بیکار سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ محض اسلامی قانون کو نافذ کر دینا کافی ہے۔ وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انسان کوئی مشین نہیں ہے۔ جو بعض قوانین کے مطابق کام کرتی ہے۔ بلکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے قلب عطا فرمایا ہے۔ تاکہ وہ اپنے صانع حقیقی کو پہچانے اور اس کو محض ایک دنیاوی بادشاہ نہ سمجھ لے۔ جو (نعوذ باللہ) فرعون ونمرود کی طرح اپنے احکام لوگوں سے منواتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیاوی بادشاہوں کو بھی ضرورت پڑتی ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کو اپنے وجود کا ثبوت دیتے رہیں۔ چنانچہ وہ اس کے لئے کئی ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ شہنشاہ اکبر روزانہ جھروکے سے درشن دیا کرتا تھا۔ جہانگیر نے فریادیوں کے لئے سونے کی زنجیر لٹکا رکھی تھی وغیرہ وغیرہ۔

اگر ہم قرآن کریم کا مطالعہ غور سے کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انسانوں کو اپنی ذات کے متعلق ٹامک ٹوئے لگانے پر نہیں چھوڑا۔ بلکہ اپنے وجود کے ثبوت کے لئے مناسب ٹھوس ذرائع بیان فرمائے ہیں۔ اور اپنی نشانوں میں سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

دو دردناک حادثات

اور

ایسے حادثات کا حقیقی فلسفہ

★ــــ رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے ــــ★

چند دن ہوئے مجھے یہاں لاہور میں خان بہادر دلاور خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر چارباغ ضلع مردان نے اطلاع دی۔ کہ ان کا چار سالہ نواسہ اور میجر محمد اسلم خان مرحوم کا اکلوتا لڑکا کوہ مری میں اپنی کوٹھی کی اونچی کھڑکی سے گر کر وفات پا گیا ہے۔ چونکہ اس بچہ کا والد میجر اسلم ابھی چند ماہ ہوئے موٹر کے حادثہ میں فوت ہوا تھا۔ جس سے اسلم مرحوم کی بیوی کو جو ایک مخلص خاتون ہے۔ انتہائی صدمہ پہنچا تھا۔ اور اس حادثہ کے چند ماہ بعد اس کا اکلوتا لڑکا بھی ایک حادثہ کے نتیجہ میں اچانک فوت ہو گیا۔ اس لئے گویا اس اوپر تلے کے دردناک حادثات سے ایک آباد گھر ویران ہو کر اور ایک خوش و خرم گھر غم کدہ بن کر رہ گیا۔ اور اس گھر کی روشنی دیکھتے دیکھتے بھیانک تاریکی میں تبدیل ہو گئی۔ یہ ایک نہایت دردناک واقعہ تھا۔ جس کی اطلاع مجھے اپنی بیماری کے دوران میں پہنچی اور اس نے سخت صدمہ پہنچایا۔ اور حیات انسانی کی تمام گرم جوشی بالکل سرد پڑ کر آنکھوں کے سامنے آ گئی۔

میں اس تلخ حادثہ کے متعلق ایک نوٹ لکھنے اور اپنے دوستوں کو اس قسم کے دردناک حادثات کے دینی فلسفہ کی طرف توجہ دلانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ مگر اپنی بیماری کی وجہ سے رکا رہا۔ اور اپنی شفایابی کا انتظار کرتا رہا۔ کہ اچانک آج کے اخباروں سے ایک اور دردناک حادثہ کی اطلاع پہنچی ہے۔ اور وہ یہ کہ پاکستان کی ہوائی فوج کا ایک ہونہار نوجوان فلائنگ آفیسر عبد الحمید خان غزنوی ایک ہوائی حادثہ میں اچانک فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عبد الحمید خان نہ صرف اپنی ذات میں ایک بہت ہونہار اور ترقی کرنے والا نوجوان تھا جو غالباً آگے چل کر پاکستان کی ایئر فورس کے لئے زینت کا موجب بنتا۔ بلکہ اپنے خاندان کے لئے بھی جو باوجود اپنے وطن میں بہت معزز ہونے کے اس وقت غربت اور تنگدستی کی حالت میں ہے۔ بظاہر ایک واحد سہارا تھا۔ مرحوم کا والد نیک محمد خان افغانستان کے شہر غزنی کا مہاجر ہے۔ جسے نہ صرف ملکی تقسیم کے گذشتہ فسادات میں دہری ہجرت کا دھکا برداشت کرنا پڑا۔ بلکہ وہ قریباً ایک سال سے ربوہ میں فالج زدہ ہو کر صاحب فراش بھی ہے۔ اور اس طرح اپنے غریب والدین اور بہت سے بہن بھائیوں کا سارا بوجھ مرحوم عبد الحمید خان غزنوی فلائنگ افیسر کے سر پر تھا۔ گویا اس نوجوان کی اچانک موت نے ایک پورے خاندان کو بظاہر بالکل اپاہج اور بے دست و پا کر کے رکھ دیا ہے۔

یہ وہ دوسرا دردناک حادثہ ہے۔ جس کی اطلاع ہمیں ایک ماہ کے اندر اندر اوپر تلے پہنچی ہے۔ مرنے والوں کی روحیں اپنے آسمانی آقا کے قدموں میں پہنچ چکی ہیں۔ جہاں انشاء اللہ ان کے لئے رحمت ہی رحمت ہے۔ مگر ان کے پسماندگان کے درد و الم کا کیا علاج ہے۔ جن پر گویا مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ اور ان کی زندگیوں کے لہلہاتے کھیت ایک آن واحد میں سوکھ کر پیوند خاک ہو گئے ہیں؟ یہ علاج صرف ہمارے خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جو اپنی ازلی ابدی طاقتوں میں اگر ممیت ہے تو اس کے ساتھ ساتھ محیی بھی ہے۔ اور تاریک گھروں کو روشن کرنا اور خشک کھیتوں کو ہرا کرنا اس کی لا انتہا قدرتوں کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ اسی کی رحمت زخمی دلوں پر مرہم کا پھایہ رکھ سکتی ہے۔ اور اسی کے ہاتھ کا چھینٹا مردہ کھیتوں کو زندہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ پس ہم اسی حی و قیوم اور اسی قادر مطلق آقا کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ کہ اگر تیری کسی تقدیر نے مرنے والوں کو مارا ہے۔ تو اب تو ہی اپنی کسی دوسری تقدیر سے پیچھے رہنے والے زندہ درگور لوگوں کو زندگی کی شادابی عطا کر اور ان کی بے چین روحوں کو تسکین دے۔ اور ان کے دلوں پر صبر نازل فرما۔ اور ان کے بوجھوں کے لئے اپنی رحمت کے شہتیروں کا سہارا مہیا کر۔ وبرحمتک نستغیث یا ارحم الراحمین فان بذکرک تطمئن القلوب وانت الحی القیوم۔

ان حادثات کے نتیجے میں مرنے والوں اور ان کے پسماندگان سے تو میرا خطاب ختم ہوا۔ اور اس سے زیادہ کی مجھ میں طاقت بھی نہیں۔ مگر اس قسم کے دردناک حادثات کے نتیجہ میں جو اثر خام طبیعتوں پر پڑ سکتا ہے۔ اور جس قسم کے شبہات میں وہ مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس کا ازالہ ابھی باقی ہے۔ ظاہر ہے کہ انسان کو خالق فطرت نے دو جوہروں سے مرکب کیا ہے۔ ایک عقل کا جوہر ہے۔ اور دوسرا جذبات کا جوہر ہے۔ جنہیں انگریزی میں ریزن (Reason) اور سنٹیمنٹ (Sentiment) کہتے ہیں۔ اور انسان کے اعلیٰ اخلاق اور متوازن تخیل کے لئے ان دونوں کا وجود نہایت ضروری ہے۔ مگر بدقسمتی سے بعض لوگ خارجی اثرات کے ماتحت اس فطری توازن کو کھو بیٹھتے ہیں۔ وہ یا تو جذبات کے پہلو کو ضائع کر کے عقل کی خشک وادیوں میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اور یا عقل کے جوہر کو کھو کر جذبات کے طوفان میں تھپیڑے کھاتے پھرتے ہیں۔ اور ان دونوں باتوں کا نتیجہ ضلالت اور گمراہی کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ ان میں سے ایک طبقہ پہاڑ کی چٹانوں سے ٹکرا کر اپنا سر پھوڑتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ جذبات کے سیلاب میں غوطے کھا کھا کر دم توڑتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے دردناک حادثات کے نتیجہ میں بھی جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ یہی غیر فطری منظر نظر آتا ہے۔ کہ خشک عقل کے پجاری لوگ یہ سمجھ کر کہ اگر کوئی خدا ہوتا۔ تو دنیا میں اس قسم کے ظالمانہ واقعات نہ نظر آتے۔ کہ اچانک ایک ہرا بھرا باغ تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور ایک ہونہار زندگی کا چراغ بے وقت گل ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف جذبات کی رو میں بہنے والے لوگ ایسے واقعات سے تناسخ یعنی آواگون کے عقیدہ کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ خدا تو ظالم نہیں ہے۔ اس لئے ضرور موجودہ زندگی سے پہلے بھی کوئی اور زندگی گذری ہو گی۔ جس کے نیک و بد اعمال کے نتیجہ میں اس قسم کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ یعنی بعض لوگ بغیر کسی ظاہری سبب کے غیر معمولی حادثات کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ گویا ایسے واقعات ایک طبقہ کو دہریت کی طرف دھکیل دیتے ہیں۔ اور دوسرے طبقہ کو تناسخ کے غیر معقول عقیدہ کی طرف کھینچ کر لے جاتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو یہ دونوں نتائج بالکل غیر فطری ہیں۔ جو محض عقل اور جذبات کے توازن کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ایک بہت وسیع اور باریک مضمون ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اپنی صحت کی موجودہ حالت میں میں اس کے متعلق زیادہ تفصیل سے نہیں لکھ سکتا۔ صرف مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ کہ یہ سارا دھوکا خدا تعالےٰ کے دو قانونوں کو خلط ملط کرنے سے پیدا ہوتا ہے جنہیں خالق فطرت نے دو علیحدہ علیحدہ قانونوں کی صورت میں جاری کیا ہے۔ اور اس کی ازلی حکمت کا تقاضا ہے۔ کہ ان دو قانونوں کو خلط ملط ہونے سے بچایا جائے۔ ان میں سے ایک قانون تو **شریعت کا قانون** ہے۔ جو افراد کی نیکی بدی اور ان کے نتائج سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا قانون **قضا و قدر کا قانون** ہے۔ جسے قانون نیچر کہتے ہیں۔ اس قانون کو لوگوں کی نیکی بدی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ نظام عالم کے عام قانون سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کے ماتحت مثلاً آگ جلاتی ہے۔ اور پانی غرق کرتا ہے۔ پتھر کچلتا ہے۔ اور سنکھیا زہر ہے وغیرہ وغیرہ۔ شریعت کے قانون کی جزا سزا کے لئے آخرت یعنی موت کے بعد کی زندگی مقرر ہے۔ مگر نیچر کے قانون کی جزا سزا اسی دنیا میں ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے ان دو قانونوں کا الگ الگ دائرہ معین کر رکھا ہے۔ شریعت کا قانون نیچر کے قانون میں دخل انداز نہیں ہوتا۔ اور نیچر کا قانون شریعت کے قانون پر کوئی اثر نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ خدا تعالےٰ کی مرکزی حکومت کے ماتحت گویا دو جداگانہ صوبے ہیں۔ جو اپنی اپنی جگہ آزادی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اور موجودہ اصطلاح کے مطابق کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان دو صوبوں کو گویا پروونشل اٹانومی حاصل ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی مرکزی حکومت کے ماتحت ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے الگ الگ دائرہ میں چلتے اور ایک دوسرے کے اثر سے آزاد ہیں۔ (سوائے مستثنیات کے جن کے ذکر کی اس جگہ گنجائش نہیں) مثلاً انسان کی نیکی اور بدی اور اس کی دینداری اور بد اعمالی شریعت کے قانون سے تعلق رکھنے والی چیزیں ہیں۔ اور ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ مثلاً ایک نیک انسان کی نیکی اسے سنکھیا کے اثر سے بچا لے۔ یا ایک دیندار انسان جو تیرنا نہیں جانتا وہ محض اپنی نیکی کی وجہ سے گہرے پانی میں جا کر ڈوبنے سے بچ جائے۔ کیونکہ سنکھیا کا زہریلا اثر یا گہرے پانی کی غرقابی قانون نیچر سے تعلق رکھتی ہے۔ اور کسی انسان کی نیکی (جس کا تعلق شریعت کے قانون سے ہے) نیچر کے قانون کے دائرہ میں اس کے کام نہیں آ سکتی۔

اس مختصر تشریح سے ظاہر ہے۔ کہ جو بچہ اونچی کھڑکی سے گر کر فوت ہو گیا۔ وہ خواہ کیسا ہی معصوم تھا۔ اور خواہ اس کی موت سے اس کی غم رسیدہ والدہ کو کیسا ہی صدمہ پہنچنے والا تھا۔ وہ چونکہ قانون نیچر کی زد میں آ گیا تھا۔ اس لئے اس کی معصومیت اور اس کی والدہ کا غم و الم اسے اس حادثہ سے بچا نہیں سکے۔ اسی طرح ہونہار غزنوی جو ہوائی جہاز کے حادثے میں موت کا شکار ہو گیا۔ وہ خواہ کیسا ہی دیندار اور خوش اخلاق تھا۔ اور خواہ اس کے والدین اس کی موت سے بالکل بے سہارا رہ جانے والے تھے۔ مگر ہوائی جہاز کا حادثہ چونکہ نیچر کے قانون سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لئے مرنے والے کی نیکی اور پیچھے رہنے والوں کی مصیبت اسے اس حادثہ کے طبعی نتیجہ سے محفوظ نہیں رکھ سکی۔ پس ان حادثات سے **"عقل والوں"** کا دہریت کی طرف جھک جانا یا **"جذبات والوں"** کا تناسخ کے عقیدہ کے حق میں نتیجہ نکالنا ایک بالکل باطل نظریہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے دو جداگانہ اور حکیمانہ قانونوں کو آپس میں خلط ملط کرنے اور ان کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے۔ یہ ایک بہت وسیع مضمون ہے۔ جس کی اس مختصر نوٹ میں گنجائش نہیں اور نہ میری موجودہ بیماری مجھے کسی لمبی تشریح میں جانے کی اجازت دیتی ہے۔ البتہ جو دوست چاہیں وہ میری تصنیف "ہمارا خدا" کے متعلقہ ابواب میں اس کی مفصل بحث مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

بالآخر میں پھر مرنے والوں کے عزیزوں سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے زخمی دلوں کو قرار عطا کرے اور انہیں اپنی رحمت سے نوازے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ انہیں چاہیئے کہ اس حقیقت کو کبھی نہ بھولیں۔ کہ گو مرنے والے مر گئے۔ مگر ہمارا خدا ہمارا آسمانی آقا جو رحیم بھی ہے اور کریم بھی ہے۔ اور حی بھی ہے اور قیوم بھی ہے۔ اور قادر بھی ہے اور علیم بھی ہے۔ وہ زندہ ہے اور رنج و غم کی گھڑیوں میں اس کی طرف جھکنے والا انسان کبھی بھی اس کی رحمت سے محروم نہیں رہتا۔ بے شک یہ امتحان بھاری ہے۔ مگر تبھی تو یہ کہا گیا ہے کہ:-

”ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر“

پس تم بھی خدا کے اس امتحان کو وفادار مومنوں کی طرح قبول کرو۔ اور اس کے آستانہ پر جھکے رہو۔ اور عسر و یسر اور رنج و راحت میں اس کا دامن نہ چھوڑو۔ کیونکہ یہ حضرت آدمؑ سے لے کر حضور سرورِ کائناتؐ تک اور سرورِ کائناتؐ سے لیکر اس وقت تک کا آزمایا ہوا نسخہ ہے۔ کہ خدا کے دامن سے لپٹنے والے لوگ بالآخر خدا کی رحمت سے ضرور حصہ پاتے ہیں۔ خواہ اسی دنیا میں پائیں اور خواہ اگلے جہان میں۔ اور سچے مومنوں کے لئے اگلے جہان کا سودا بھی کوئی دور کا سودا نہیں۔ بلکہ ایسا ہی یقینی ہے۔ جیسا کہ اس جہان کی نعمتیں بلکہ ان سے بڑھ کر اور ایک لحاظ سے ان سے قریب تر۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک صحابی کو آنکھوں کا صدمہ لاحق ہوا۔ اور بصارت کا ضائع جانا یقینی ہو گیا۔ اس نے گھبرا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور میری آنکھوں کے لئے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو۔ تو میں تمہاری نظر کی بحالی کے لئے دعا کروں گا۔ اور خدائی رحمت سے بعید نہیں کہ وہ تمہیں بصارت عطا کر دے۔ لیکن چاہو۔ تو اس صدمہ کے بدلے جو اٹل نظر آتا ہے۔ آخرت کا انعام قبول کر لو۔ نیک دل صحابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں آخرت والے انعام کو قبول کرتا ہوں۔ یقیناً یہ ایک بہت آزمایا ہوا نسخہ ہے۔ پس

”اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما“

بالآخر میں ہز ہائی نس مہتر صاحب چترال کے پسماندگان سے بھی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس بد قسمت جہاز کے حادثہ میں جان دی۔ جسے عبدالحمید غزنوی چلا رہا تھا۔ مرحوم مہتر چترال ابھی اپنی جوانی کے عالم میں تھے۔ اور ایک قابل اور ہونہار اور ترقی پسند حکمران سمجھے جاتے تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور پاکستان کو ان کا نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

میں اس وقت بیمار ہوں۔ زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ اور گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ مگر ابھی تک ذرا سی جسمانی اور دماغی کوفت سے بیماری کے عود کرنے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے جلد کامل شفا دے کر خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ اور میرا اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمیں ہر عسر و یسر میں اپنے دامنِ رحمت کے ساتھ وابستہ رکھے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد آف ربوہ
حال لاہور ۱۳ ۱۰/۵۵

سیلاب زدگان کے لئے کم سے کم وقت میں

چندہ جمع کر کے مرکز میں بھجوایئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ ستمبر ۵۵ء میں سیلاب زدگان کی امداد کی تحریک فرما چکے ہیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مگر رفتارِ وصولی نہایت سست ہے۔ نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لے کر بھجوا رہی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ خطبہ جمعہ مذکور میں فرماتے ہیں:-

”اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو۔ تو یہ نہیں ہوتا کہ دیکھنے والا کہے۔ کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کر لوں۔ پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا۔ بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو۔ وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے۔ اس طرح اس مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں۔ جو کچھ دینا ہے دس پندرہ دن کے اندر اندر ادا کر دو۔“

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں وہ چندہ سیلاب زدگان کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں۔ اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

جرمن ترجمۃ القرآن کے متعلق

جرمنی کے ایک اور مشہور علمی و ادبی رسالہ کی طرف سے تبصرہ

جرمن ترجمۃ القرآن پر جرمنی کے ایک مشہور علمی و ادبی ماہوار رسالہ Geopolitik کے اگست ۵۵ء کے نمبر میں انڈونیشیا میں جرمنی کے سفیر Dr Otto von Hentig کے قلم سے ریویو شائع ہوا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ محترم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے فرمایا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (انچارج تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ)

دوسری جنگِ عظیم کے خاتمہ کے بعد سے قرآن کریم کے مستند جرمن ترجمہ کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔ جرمنی کے Middle Eastern اور Near ممالک سے دوبارہ تعلقات کے قیام کی وجہ سے جرمن پبلک میں قرآن کریم کے مطالعہ کا شوق بڑھ رہا ہے۔ احمدیہ جماعت کے زیورک اور ہیمبرگ کے مشنوں نے Oriental and Religions Publishing Corporation LTD. Rabwah (Pakistan) کی طرف سے قرآن کریم کے مستند جرمن ترجمہ کی کمی کو پورا کرنے کی سعی کی ہے۔ قرآن کریم کا یہ ترجمہ صاف ستھرے باریک کاغذ پر ہالینڈ میں چھپا ہے۔ اور اس کے دائیں طرف اصل عربی متن محنت اور پوری احتیاط کے ساتھ ایک ماہر تحریر کے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔ اور اپنی تحریر کی خوبی کی وجہ سے اس ترجمہ کو کتابی متاع (Preciousness) کا موجب بناتی ہے۔ جرمن ترجمہ ہر صفحہ پر بائیں طرف درج کیا گیا ہے۔ ہر سورت کے شروع میں سورت کا عربی نام اور اس کے نزول کا مقام (مکہ یا مدینہ) آیت کا نمبر اور رکوع درج کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کے دو زبانوں کے متنوں (جنہیں ۶۲۹ صفحات میں مکمل کیا گیا ہے) سے پہلے مفصل دیباچہ دو حصوں میں درج کیا گیا ہے۔ اس دیباچہ کے مصنف جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا محمود احمد صاحب ہیں۔ دیباچہ کے پہلے حصہ میں قرآنی تعلیمات کا دوسرے بڑے بڑے مذاہب۔ عیسائیت یہودیت اور ہندوازم کی تعلیمات سے موازنہ کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں جمع القرآن اور اس کے نزول کی تفاصیل کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات کی خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔ قرآن کریم کے اس جرمن ترجمہ کے متعلق ناشرین نے لکھا ہے۔ کہ وہ یہ دعوے نہیں کرتے۔ کہ یہ ترجمہ بہترین ہے Orthodox علماء کی رو سے کے مطابق قرآن کریم کا ترجمہ دوسری زبانوں میں محال ہے۔ اس بارہ میں تمام کوششیں تفسیر قرار دی جا سکتی ہیں۔ Orthodox مسلمانوں کے لئے یقیناً اس ترجمہ کے متعلق کہیں کہیں اعتراض کی گنجائش ہو گی۔ لیکن چونکہ اس ترجمہ کو اصل عربی متن کے ساتھ شائع کیا گیا ہے اس لئے اس کو شائع کرنے والوں نے اس احتیاط اور یقین کا سامان بہم پہنچا دیا ہے۔ کہ اس کو پڑھنے والے اسلام کی صحیح تصویر حاصل کر سکیں گے۔ قرآن کریم کی مستند اور مشہور علماء کے ہاتھ سے لکھی ہوئی مختلف تفاسیر اسباب کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں۔ کہ قرآن کریم کا ایسا ترجمہ شائع کرنا جو سب کی رائے میں درست ہو کتنا مشکل کام ہے اس ترجمہ کے نئے ایڈیشن کے متعلق اس امر کا اہتمام غالباً مناسب ہو گا۔ کہ ہر سورۃ کا جرمن ترجمہ بھی درج کیا جائے۔ اور مختصر طور پر یہ بھی واضح کیا جائے۔ کہ یہ نام کیوں تجویز کیا گیا ہے۔ جرمن پبلک کے لئے یہ بھی ضروری ہو گا۔ کہ مشکل اور اہم آیات کا مطلب تفصیلی Foot Notes کی صورت میں درج کیا جائے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء کیلئے اعلان

سکول ہذا ۲ اکتوبر سے گرمیوں کی رخصتوں کے بعد باقاعدہ کھل گیا ہے۔ اور پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔ بعض طلبا ابھی تک نہیں آئے۔ چونکہ اب ریل گاڑیاں ربوہ باقاعدہ آنی جانی شروع ہو گئی ہیں۔ اسلئے طلباء کے سرپرست صاحبان ایسے بچوں کو جو ابھی تک نہیں آئے۔ فوراً بھجوا دیں۔ آمد و رفت کے وسائل ہر طرف سے موجود ہیں۔ مزید غیر حاضری کی صورت میں نام خارج ہو جائے گا۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ذہنی تجزیہ

اپنی صلاحیتوں کو بیدار کیجئے

جن لوگوں کو نفسیات سے کچھ تھوڑا بہت شغف ہے۔ ان کو اس بات کا علم ہے۔ کہ انسان میں بعض خوابیدہ ذہنی قوتیں ایسی بھی ہیں۔ کہ اگر ان کو بیدار ہونے کا موقعہ مل جائے۔ تو وہی ناکام انسان جو نکھٹو ہونے کی وجہ سے سوسائٹی میں بدنام اور گھر والوں پر بوجھ ہے۔ اس معقول ذہنی تربیت سے نہایت کامیاب اور کامران انسان بن سکتا ہے۔ کچھ لوگ آپ کو اس قسم کے بھی ملیں گے جو یہ فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کہ دنیا میں گذر اوقات کے لئے کونسا مشغلہ اختیار کریں؟ اور وہ کس کام کے لئے موزوں ہیں۔ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے روٹی کمانے کے لئے کوئی نہ کوئی پیشہ تو اختیار کر لیا۔ مگر نہ تو وہ خاطر خواہ ترقی کر سکے نہ ہی اس سے ان کا دل مطمئن ہوتا ہے۔ اس پیشہ کی کمائی ان کی ضروریات کی پوری طرح کفیل ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ خود کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اگر وہ شروع سے کوئی لائن صحیح اور سوچ سمجھ کر اپنے رجحان طبع کے مطابق اختیار کرتے۔ تو خوب ترقی کرتے کیونکہ عمدہ آغاز اچھے انجام کی نصف ضمانت ہے۔

اب ہمارے سامنے حل طلب مسئلہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنی پسند کا کام کس طرح حل کر سکتے ہیں؟

روپیہ کمانے کے لئے لازم ہے کہ ہم ان شرائط کو پورا کریں۔ جو روپیہ کمانے کے لئے ضروری ہیں۔ سخت کساد بازاری اور کاروباری بحران کے زمانہ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو خوب روپیہ پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ باقی دنیا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ ان شرائط کی پوری پوری پابندی کرتے ہیں جو کمائی کے لئے لازم ہیں۔

ان شرائط میں سب سے ضروری اور اہم یہ ہے کہ آپ اپنی تمام تر جسمانی اور ذہنی قوتوں کو مجتمع کر کے اپنی تمام تر توجہ اپنے کام کی انجام دہی پر مرکوز کر دیں۔ ترقی کے بے شمار مواقع آپ کو ملیں گے۔ مگر ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے شرط یہ ہے۔ کہ آپ کی جستجو صادق اور عزم راسخ ہو۔ فیضان قدرت جاری و ساری ہے۔ سمندر کی تہ میں بے شمار موتی بکھرے پڑے ہیں مگر وہی جا حاصل کرے گا۔ جو غوطہ لگا کر حصول کی کوشش کرے۔ چشم بینا اور ذہن رسا آنے والے مواقع کے لئے وہی حکم رکھتے ہیں جو مقناطیس لوہے کے لئے۔

اگر ہمارے حواس ظاہری پوری طرح تربیت یافتہ ہیں۔ ہمارے باطن کو پوری طرح بیدار رکھتے ہیں۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ آپ شعور بالغ کے مالک ہیں۔ بام بلندی تک پہنچنے کے لئے شعور بالغ زینے کا کام دیتا ہے۔

اگر ہمارا انتخاب کردہ مشغلہ ایسا ہے۔ کہ ہم اس کو بخوبی انجام دینے لگے ہیں۔ اور ہمارا پیار اپنے رفقائے کار سے اچھا ہے۔ اور ہم بمقابلہ دشمنوں کے دوستوں کی تعداد میں اضافہ کر رہے ہیں۔ تو لوگ یہ اثر لیں گے۔ کہ ہم اس کام کے پوری طرح اہل ہیں۔

حصول مقصد کے لئے آپ ملاقاتوں اور تعارف کا سلسلہ جاری رکھیں۔ مگر کامیابی کے لئے اصل بنیاد آپ کی ہمت۔ تدبر اور عزم بالجزم اور بروقت اقدام ہے۔ ہم جو کچھ بھی بننا پسند کرتے ہیں۔ ہمارا ذہن اس کا خاکہ تیار کرتا ہے۔ خود اعتمادی عزم محکم اور احباب کے مشورے اس خاکہ میں رنگ آمیزی کر کے اس کو نقشہ کی صورت دیتے ہیں پھر پیہم عمل۔ صبر اور دعا ہی اس عمارت کو تعمیر کر کے ہمارے منصوبے کو اصلیت میں پیش کر دیتے ہیں۔ یعنی جو کچھ ہم بننا چاہتے تھے بن گئے۔ اس میں اپنی مدد آپ کرنے کے اصول کو زیادہ دخل ہے۔

اب ہم سوال کے دوسرے حصے کو لیتے ہیں

"ہم اپنی کمائی کو کس طرح بڑھا سکتے ہیں"

اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ ہم اپنے گرد و پیش ماحول اور سوسائٹی ملک اور وطن کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچا سکیں ہماری خدمات زیادہ سے زیادہ فائدہ مند خیال کی جائیں۔ بقول حضور سرور کائنات صلعم خیر الناس من ینفع الناس۔ یعنی انسانوں میں سے وہ اچھا انسان ہے جو دوسرے انسانوں کو فائدہ پہنچائے بس یہی نکتہ ہے جس سے ہم دوسروں کے دلوں پر حکومت کر سکتے ہیں۔ آپ کی خدمات جس قدر منفعت کی حامل ہوں گی۔ اسی قدر مقبول ہوں گی۔ اسی قدر آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ اپنے گرد و پیش کا پورے غور سے مطالعہ کریں۔ ان کی ضروریات کا پورا پورا احساس ہو پھر سخت محنت عمیق مطالعہ اور اس کا استعمال اپنی صلاحیتوں اور خامیوں کا پورا پورا جائزہ لیں ہمیں ضروری ہے۔ کہ اپنی کمزوریوں اور خامیوں پر پوری پوری نگاہ رکھیں جہاں تک ممکن ہو۔ ان کے دور کرنے کی فکر کریں۔ اگر ہم نے اپنی کمزوریوں سے خلاصی حاصل کر لی۔ تو سمجھ لیں کہ ہم نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔

. . . .

. . . . . . کیونکہ سب سے بڑی فتح وہ ہے۔ جو اپنے اوپر پائی جائے اور سب سے بڑی شکست وہ ہے۔ جو اپنے آپ سے کھائی جائے۔

۲۔ اپنی صلاحیتوں کو ابھاریں۔ اور ہر کام کے انجام دینے کے لئے ذرائع اور [illegible] کو نا ضروری ہے۔ لائحہ [illegible] جائزہ لیں کہ

ہماری موجودہ استعداد اتنی ہے۔ کہ ہم اپنی عائد شدہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ خود اعتمادی بھی کام کی جان ہے۔ آپ میں فرض شناسی کی نہ دبنے والی تڑپ ہر وقت موجود ہو۔ جو آپ کو ہر وقت مستعدی اور بیداری کا پیغام دیتی رہے۔ اور ہمارا اندرونی پاور ہاؤس ہر وقت استعداد کی قوت تیار کر کے ہم کو پہنچاتا رہے۔ ہم اس قوت سے اپنے فرائض کو انجام دیتے رہیں۔

(۳) ہمیں نفسیاتی اصولوں کی پوری پوری پابندی کرنی ہوگی۔ تاکہ ہم راست روی سے وہ پھل پا سکیں۔ جو باعمل محنت کش افراد کا حصہ ہوتا ہے۔

اس بات کی احتیاط کریں۔ کہ مشغلہ حیات کا انتخاب کرتے وقت پورے غور اور تدبر سے کام لیا جائے۔ کہ آپ کا مقصد حیات ارفع اور بلند ہو۔ کیونکہ آج کا نصب العین جب کل منزل مقصود بن کر آپ کے سامنے آئے۔ اور یہ آپ کی زندگی کی کمائی ہو۔ تو آپ کو یہ سودا مہنگا معلوم نہ ہو۔ بلکہ آپ پوری طرح مطمئن ہوں سکہ عمر کی کمائی کا نتیجہ اطمینان بخش ہے۔ بقول حکمائے یورپ اگر تم بیس سال کی عمر میں خوبصورت نہیں بن سکے۔ تیس سال کی عمر میں طاقتور۔ چالیس سال کی عمر میں دانا اور پچاس سال کی عمر میں دولت مند نہیں بن سکے۔ تو بہتری کی امید کرنا بے سود ہے۔

یہ بات پوری طرح ذہن نشین کر لیں کہ مشغلۂ حیات کا انتخاب کرتے وقت آپ کے پیش نظر صرف جلب زر نہ ہو۔ کیونکہ دولت نشان راہ ہے۔ منزل نہیں ہے نہ اسے منزل قرار دینا چاہئے ہر انسان کے کچھ فطری رجحانات اور کچھ قدرتی خواہشات ہوتی ہیں۔ آپ دیکھیں۔ کہ جو کام آپ نے بطور مشغلۂ حیات انتخاب کیا ہے آپ اپنا تن من۔ دھن اس میں لگانے کیلئے تیار ہیں۔ اگر آپ کو کام سے واقعی محبت ہے تو آپ کو ترقی کے بے شمار مواقع میسر آئیں گے۔ بشرطیکہ آپ پورے انہماک اور کامل جوش اور ولولہ سے انجام دہی کے لئے آمادہ ہوں۔

کوئی ماہر فن۔ کوئی استاد۔ کوئی مخلص دوست یا عزیز رشتہ دار مشغلہ کے انتخاب میں اتنی قابل قدر راہنمائی نہیں دے سکتا جتنی آپ کے فطری رجحانات طبعی شوق آپ کی خداداد صلاحیتیں دیکھتے ہوئے آپ کا ذہن آپ کو دے سکتا ہے تب خدا پر توکل کر کے مشورہ پر عمل پیرا ہوں

مراسلہ

سیلاب کے بعد دیہاتی علاقوں کی مشکلات

موجودہ سال اپنی نوعیت کا انوکھا سال ہے۔ اس میں جس قدر قحط اور خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اور آئندہ قحط پڑنے کا احتمال ہے۔ یہ اپنی نظیر آپ ہوگا۔ بعض اشیاء کی گرانی نے اپنے سابقہ ریکارڈ کو مات کر دیا ہے۔ اور نا معلوم یہ سلسلہ ابھی تھروں کی مسلسل کڑی کو اور زیادہ کر دے۔ مگر دل میں ایک خوف پیدا ہوتا ہے۔ سیلابوں کی وجہ سے دور دراز دیہاتی علاقے پہلے ہی کافی نقصان زدہ ہیں۔ اور مزید احتمال ہے۔ کہ ان پر بھوک حملہ آور اضافہ کرے گی دیہات کے مویشیوں کے لئے چارہ پہلے ہی نہ تھا۔ اور اب سیلاب کی وجہ سے جو کچھ تھا۔ وہ بھی تباہ ہو گیا ہے۔ انسانی خوراک کا قحط بھی سر اٹھائے ہوئے ہے۔ ساونی کی فصل بالکل نہیں ہوئی اور جو تھی وہ بھی تباہ ہو چکی ہے۔ اگر ایک دو اور بارشیں ہو گئیں۔ تو اگلی فصل بھی وقت پر نہ بوئی جا سکے گی۔ چنانچہ آلوؤں کی فصل میں ۷۵% کمی واقع ہو گئی ہے۔ مگر جتنے سرکاری گودام اس وقت خوردنی اجناس کے ہیں وہ تمام کے تمام ریلوے اسٹیشنوں اور شہروں میں موجود ہیں۔ کسی ایک جگہ بھی دیہات میں کسی گودام کا انتظام نہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ریلوے اسٹیشنوں پر ایک جگہ سے دوسری جگہ ان اشیاء کے پہنچانے میں سہولت ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ایسا انتظام ریلوے اسٹیشنوں پر ہی ہو مگر تھوڑا سا غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ ریلوے منڈی سے باہر لے جانے میں کسقدر دقت ہوگی۔ گندم منڈی میں دس دس کوس بیس بیس کوس سے آتی ہے۔ اور پھر وہاں خرید کر کے گوداموں میں رکھی جاتی ہے۔ اور بوقت ضرورت اگر وہی گندم پھر باہر دیہات میں بھیجنی ہو۔ تو دوہرا خرچ کرنا پڑے گا۔ اور پھر مشکل یہ کہ بوقت ضرورت بار برداری کے بڑھنے سے راستہ کی مشکلات ہوں گی۔ اور اگر سیلاب زدہ علاقے میں پہنچانی مقصود ہو تو یہ بہت مشکل بات ہوگی۔ بہتر یہ ہوگا۔ کہ ہماری حکومت دیہات میں بھی گوداموں کا انتظام کرے۔ دیہات میں خرید کر کے دیہات میں سٹور کرے کہ انسانی جان جتنی شہریوں کی قیمتی ہے۔ اتنی ہی دیہاتیوں کی قیمتی ہے۔

موجودہ حالات میں اس وقت تک جب کہ چارہ اور خوردنی اشیاء کا قحط ہے۔ سر دست دیہات میں کوئی انتظام نہیں۔ اکثر کم پیداوار والے علاقوں میں خوردنی اشیاء کی سخت قلت ہے۔ اور ساونی کی پیداوار نہ ہونے سے یکدم قحط پڑنے کا احتمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دیہات میں فوراً خوردنی اشیاء مثلاً گندم اور چنوں کا انتظام کیا جائے۔ اور چھوٹے چھوٹے حلقوں میں سٹور قائم کئے جائیں۔ تاکہ سستے داموں جیسا کہ شہروں میں انتظام ہے گندم فروخت کی جائے۔ (خاکسار فضل الٰہی)

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بیمار کی عیادت کرنیوالا جنت کے باغیچہ میں ہوتا ہے

عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضًا
لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ ثوبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے کسی بیمار کی عیادت کی۔ وہ جب تک واپس نہ آئے۔ جنت کے باغیچہ میں ہوتا ہے۔

رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ (تحریم ع۲ پ۲۸)

ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار میرے لئے جنت میں اپنے قرب میں گھر بنا۔

محترم بہنو اور بھائیو!!

۱۔ یہ وہ دعا ہے مستجاب ہے جو ایک نیک نہاد خاتون نے گندے ماحول سے اکتا کر اور دُنیا کی دلفریب زینتوں سے منہ موڑ کر اپنے رب کے حضور کی۔ اور جس دُعا کو خدا تعالےٰ نے ایسا نوازا کہ اسے اپنی ابدی اور کامل شریعت یعنی قرآن کریم میں محفوظ کر دیا۔

۲۔ یہ دعا اس نیک خاتون کی قلبی آواز ہے کہ جس کے ساتھ امت محمدیہ کے مومنین کی مثال دی گئی ہے۔ جس کے ایک معنے یہ بنتے ہیں کہ امت محمدیہ میں ایسے مومنین کے قلوب سے اس مبارک خواہش کا عملی اظہار ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

۳۔ مومن مرد اور مومن عورتیں اگرچہ فطری طور پر دونو ہی اس دعا کو ورد زبان بنائیں گے۔ لیکن عورت کے لئے یہ فخر بھی ہمیشہ رہے گا۔ کہ جس کی طرف اس دعا کو قرآن مجید میں منسوب کیا گیا ہے اس کا تعلق اس کی صنف سے ہے۔

۴۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مزید احسان فرما کر اس دعا کی قبولیت کا ایک عملی طریق بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ من بنی اللہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ۔ یعنی جس نے اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد بنائی۔ اللہ تعالےٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔ اور آج خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو تعمیر مساجد کا کام حقیقی معنوں میں سپرد کر دیا ہے

۵۔ اس وقت ہالینڈ میں مسجد کی تعمیر شروع ہو رہی ہے۔ جس کے لئے ساٹھ ستر ہزار روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے خواتین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بلا تاخیر اپنے وعدے اور نقد رقوم مرکز میں بھیجکر مسجد ہالینڈ کی تعمیر کے کام کو مکمل کریں۔ اور اس طرح پر اپنے موجود گھروں کو بہشت بنائیں اور آخرۃ میں اپنے گھر بہشت میں موجود پائیں۔

۶۔ تمام بھائیوں سے بھی استدعا ہے کہ وہ مسجد امریکہ کی تعمیر کے لئے اپنی قربانیاں پیش کریں لاہور سے ایک بہن نے مبلغ گیارہ سو روپیہ کا چیک بھجوایا ہے۔ جو عورتوں کے علاوہ مردوں کے لئے بھی نیک نمونہ ہے۔ اس سال میں افراد کی جانب سے یہ سب سے بڑی رقم ہے اور روح مسابقت رکھنے والے مردوں اور عورتوں کے لئے اظہار اخلاص کا محرک۔ فاستبقوا الخیرات ایہا المومنین والمومنات۔ (وکیل المال ربوہ)

انسپکٹران خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مکرم بدر سلطان صاحب اختر کو لاہور منٹگمری، ملتان وغیرہ اضلاع کے دورہ کے سلسلہ میں بھجوایا گیا تھا۔ اسی طرح مولوی عنایت اللہ صاحب کو [illegible] گوجرانوالہ سیالکوٹ کی طرف بھجوایا گیا تھا۔ ان دونوں انسپکٹران کی اطلاع کے لئے اعلان [illegible] جاتا ہے کہ وہ اپنا دورہ منسوخ کر کے فوراً مرکز میں آجائیں

مجالس جن کے حلقوں میں یہ دورہ ہو رہا ہے۔ وہ بھی اگر اس اعلان کو پڑھیں۔ تو دونوں انسپکٹران کو اس سے مطلع کر دیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرنیکے معنی

"جو لوگ اپنی قوت بازو پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا، اور اس کے عطا کردہ قویٰ کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرنا۔ یہی حقیقی راہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی قدر ہے۔ جو لوگ خدا داد قویٰ سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں"

(ملفوظات)

دعوۃ الامیر

یہ کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف ہے۔ اس میں امان اللہ خان سابق شاہ کابل کو احمدیت قبول کرنے کے لئے دعوت دی تھی۔ اس میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل کا ذکر ہے۔ اور مسلمانوں کے انحطاط اور یورپین طاقتوں کے عروج کے متعلق قرآن مجید و حدیث سے پیشگوئیاں ذکر کر کے اسلام کے دوبارہ غلبہ کے متعلق پیشگوئیاں بھی بیان کی گئی ہیں۔ اسی کتاب کو پڑھ کر مرحوم و مغفور خان فقیر محمد خان صاحب جب کہ وہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر صوبہ سرحد کے عہدہ پر فائز تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اور اس کتاب کے متعلق اللہ تعالےٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو رؤیا میں دکھایا۔ کہ

"مولوی محمد علی صاحب آئے ہیں۔ اور مجھے کہتے ہیں۔ اگلے جہان میں مجھے فرصت ملی اور میں نے دعوۃ الامیر پڑھی ہے۔ اور حوالوں کا مقابلہ کیا ہے۔ میں نے کئی بار اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور نئے نئے مطالب مجھ پر کھلے ہیں"۔

یہ رؤیا اس کتاب کی مقبولیت اور موجودہ حالات میں مفید ہونے کی دلیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کتاب کا جماعتوں میں درس جاری کریں۔ یہ کتاب دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے مندرجہ ذیل قیمت پر طلب کی جا سکتی ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ولائتی کاغذ روپے مجلد ۵ روپے۔ درمیانہ کاغذ تین روپے مجلد چار روپے۔

کیا آپ نے سفر امریکہ کی تحریک میں حصہ لیا ہے؟

برادران کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ مجلس مشاورت کے موقع پر نمائندگان نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز برائے علاج امریکہ کا دورہ فرمادیں۔ اس سفر کا ذاتی خرچ حضور خود برداشت کرینگے مگر حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے افراد کا خرچ جماعت احمدیہ برداشت کرے گی۔ اس سفر میں حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کے خرچ کا اندازہ پچھتر ہزار (۷۵۰۰۰) روپے کیا گیا تھا۔ بعض احباب نے مجلس مشاورت کے موقع پر ہی اپنے وعدوں کی ادائیگی کر دی تھی۔ بعض احباب ایسے ہیں جو ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کر سکے۔ اور بعض احباب سے وعدے تک ہی موصول نہیں ہوئے۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ جنہوں نے وعدے کئے ہیں اور ابھی تک ادا نہیں کئے ان کی ادائیگی کی طرف جلد تر توجہ فرمادیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا:۔ میری لڑکی عزیزہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ بیگم بمعہ اپنے خاوند عزیز ڈاکٹر حبیب الرحمن خان ۷ اکتوبر بذریعہ ہوائی جہاز برائے علاج لندن جا رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درویشانِ قادیان شریف سے درخواست ہے کہ میری بچی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس کو صحت عطا فرمادے اور بخیریت واپس [illegible] (ڈاکٹر عبد الرحمن از کراچی)

چودھری ظفر اللہ خان بین الاقوامی جج کے عہدے کیلئے موزوں ترین شخصیت ہیں

مانچسٹر ۱۴ اکتوبر "مانچسٹر گارڈین" نے چودھری ظفر اللہ خاں کے نئے تقرر پر تبصرہ کرتے ہوئے دریافت کیا ہے۔ کہ کیا عظیم انتظامی قابلیت رکھنے والے قانون دانوں کو ہیگ عدالت کا جج بننا چاہیئے کہ نہیں ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ظفر اللہ خاں اس عہدے کے لئے موزوں ترین شخصیت ہیں۔ مگر وزیر خارجہ کی حیثیت سے آپ گذشتہ سات برس سے ایک زبردست ستون تھے۔ اور کراچی میں کی موجودگی بیرونی دنیا کے لئے باعث اطمینان تھی۔ کہ وہ جنوب مشرقی ایشیا میں استقامت کے داعی ہیں۔

پاک بھارتی ریلوے حکام کی میٹنگ

نئی دہلی ۱۴ اکتوبر۔ با اختیار ذرائع سے معلوم ہوا کہ لاہور اور امرتسر کے درمیان مسافر گاڑیاں چلائے جانے کی عملی تفصیلات طے کرنے کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے پاکستان ۲۲ اور نارتھ ویسٹرن ریلوے بھارت کے حکام جلدی میٹنگ کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ میٹنگ لاہور میں ہوگی اور اس میٹنگ کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ٹرینوں کی آمد و رفت کس تاریخ سے شروع ہو گی

روسی تجویز نے تخفیف اسلحہ کے متعلق گفت و شنید کا امکان پیدا کر دیا

نیویارک ۱۴ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں تخفیف اسلحہ پر مباحثہ کے دوران میں امریکی مندوب نے کہا۔ کہ تخفیف اسلحہ کے متعلق روس کی تازہ ترین تجویز نے مزید گفت و شنید کا دروازہ کھول دیا ہے۔ لیکن یہ محض آغاز کار ہے۔

انہوں نے کہا کہ روسی تجویز میں بعض کلیدی نکات ابھی تک مبہم ہیں اور تخفیف اسلحہ کے پروگرام کے بعض اہم پہلوؤں کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

روسی مندوب موسیو آندرے ویشنسکی نے ۳۰ ستمبر کو جو تجویز پیش کی تھیں۔ ان میں کہا گیا تھا۔ کہ گذشتہ جون کے برطانوی، فرانسی منصوبے کو روس ایک بین الاقوامی میثاق کی بنیاد کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔

مسٹر واڈس ورتھ نے کہا کہ مسٹر ویشنسکی نے یہ بات صاف کر دی ہے کہ روس کا مجوزہ ادارہ خلاف ورزیوں کی سزا دینے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کر سکتا۔ کسی خلاف ورزی کی سزا روس کی رضامندی کے بغیر نہیں دی جا سکتی۔ جو حق تنسیخ سے مسلح ہے روس کے صرف اس اہم نکتہ پر واضح اور غیر مبہم موقف اختیار کیا ہے کہ جوہری اسلحہ کی ممانعت کے لئے کوئی کارروائی کرنے سے پہلے ہی اتفاق رائے کے ذریعہ مسلح افواج اور مروجہ اسلحہ میں پچاس فی صد تخفیف کر دی جائے۔

روس کا جواب

مسٹر ویشنسکی نے اپنے جواب میں کہا۔ کہ یہ دعوے غلط ہے کہ روس نے یہ کوشش کی ہے کہ وہ خود غیر مسلح ہونے سے پہلے مغربی طاقتوں کو غیر مسلح کر دے۔ انہوں نے کہا کہ روس کی کبھی یہ پالیسی نہیں رہی

انہوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ روس کی یہ رائے ہے کہ نگران ادارہ خلاف ورزیوں پر تعزیری کارروائی نہ کرے۔ مسٹر ویشنسکی نے کہا کہ معاہدے کی خلاف ورزی بین الاقوامی امن کے لئے خطرے کے مترادف ہوگا۔ اور اس پر صرف حفاظتی کونسل کارروائی کر سکتی ہے

فلپائن کے نمائندے فیرنڈ سیرانو نے کہا۔ کہ میرا وفد مباحثہ میں اس لئے نہیں شرکت کرنا چاہتا کہ اسے تخفیف اسلحہ کے متعلق بعض فنی باتیں معلوم ہیں۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ آپس میں گفت و شنید کرکے کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔

جنگ کے بعد تخفیف اسلحہ کے لئے پیش کی جانے والی متعدد تجویزوں پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر سیرانو نے کہا کہ میری رائے نہیں ہے کہ پچھلے نو سال میں ہمیں اس سلسلہ میں کوئی کامیابی ہی نہیں ہوئی۔ بلکہ ہم نے ایسے کام کئے ہیں۔ جنہوں نے بنی نوع انسان کو بجا طور پر پُر امید بنا دیا ہے۔

مسٹر سیرانو نے تجویز پیش کی کہ پانچ بڑوں کی ایک کمیٹی خاص طور پر اس لئے قائم کی جائے کہ وہ ان کے اختلافات کو دور کر کے کوئی متفقہ فیصلہ کرے۔ اور اس کے بعد سیاسی کمیٹی میں رپورٹ پیش کرے۔ تاکہ وہ دوسرے معاملات پر غور کر سکے۔

انہوں نے کہا سمجھوتہ تو مشکل ہے اور نہ بعید از قیاس۔ فلپائن کے نمائندے نے کہا۔ کہ وہ آج کے اجلاس میں باقاعدہ تجویز پیش کریں گے۔

پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے پچیس ارکان کا مطالبہ

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے پچیس ارکان نے پارٹی لیڈر ملک فیروز خان نون سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ پارٹی کا فوری اجلاس طلب کیا جائے۔ مجوزہ اجلاس میں مرکزی کابینہ اور دستور ساز اسمبلی کے پنجابی ارکان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ دستور ساز اسمبلی سے مستعفی ہو جائیں اور ایسے اشخاص سے رابطہ نہ رکھیں۔ جنہوں نے پاکستان تک کی بنیاد یں ہلا کر قوم میں بے چینی پیدا کر دی۔

حکومت پنجاب نے سیلاب زدوں کیلئے مرکز سے دس کروڑ روپیہ کی امداد طلب کی ہے

50

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ صوبائی حکومت نے سیلاب زدہ عوام کو امداد بہم پہونچانے کے لئے مرکز سے دس کروڑ روپیہ کی امداد طلب کی ہے۔ یہ امداد سیلابوں کے نتیجے پر فصلوں وغیرہ کو پہونچنے والے نقصانات کے ابتدائی اندازے کو مدنظر رکھتے ہوئے طلب کی گئی ہے۔

وزیر زراعت سردار عبد الحمید دستی نے آج یہاں انکشاف کیا کہ تمام متاثرہ ۵ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ایک ایک لاکھ روپیہ دے دیا گیا ہے۔ تاکہ مویشیوں کو چارہ مہیا کیا جا سکے۔ فوج کے ذخیروں میں سے بھی چارہ حاصل کیا جا رہا ہے۔ نیز ریلوے حکام سے درخواست کی گئی ہے کہ چارے کی نقل و حرکت پر رعایت دے تاکہ مویشیوں کی بہت بڑی تعداد کو تباہی سے بچایا جا سکے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حکومت سیلاب سے تباہ ہونے والے ہر مکان اور جھونپڑے کی ازسرنو تعمیر میں مدد دے گی۔

تجارتی نرخ

ماش سیاہ ۱۳/۸ تا ۱۴/۱۲ روپے۔ ماش سبز ۱۵/۰ روپے تا ۱۵/۸ روپے مونگ ہارون آباد ۱۴/۰ روپے تا ۱۴/۸۔ مونگ پنجاب ۱۲/۸ روپے مسور سندھ ۲۳/۴ روپے مسور پنجاب ۱۵/۰ روپے چنے سیاہ ۹/۸ روپے تا ۹/۱۴ روپے۔ باجرہ ۱۱/۸ روپے مکی سرخ ۸/۸ روپے تا ۸/۱۲ روپے مکی سفید ۸/۸ روپے تا ۸/۱۲ روپے چاول باسمتی ۲۶/۰ روپے تا ۲۹/۰ روپے چاول سفید موٹا ۱۴/۰ روپے تا ۱۵/۰ روپے۔ چاول ٹوٹا باسمتی ۱۵/۰ روپے تا ۱۸/۰ روپے۔ بیسن ۱۱/۰ روپے دال چنے ۱۰/۸ روپے دال ماش ۱۸/۰ روپے دال مسور ۱۹/۸ روپے دال مونگ ۱۸/۰ روپے دال ماش سفید ۲۴/۰ روپے تا ۲۸/۰ روپے دال مونگ سفید ۲۴/۰ روپے تا ۲۸/۰ روپے دال ماش سپیشل ۲۳/۰ روپے۔ دال مونگ سپیشل ۲۲/۰ روپے۔

صرافہ

سونا پاسہ ۹۴/۰ روپے فی تولہ۔ سونا تیزابی ۹۲/۸ روپے فی تولہ۔ کھلا بازار ۹۳/۴ روپے سونا بند بازار ۹۲/۳ روپے۔ چاندی سکہ ۱۲۷/۰ روپے چاندی تھوبی ۱۴۵/۰ روپے چاندی تیزابی ۱۵۱/۰ روپے ۶۳/۰ روپے

ولادت

میرے بڑے بھائی میرزا سمیع احمد صاحب ظفر کارکن نظارت امور عامہ ربوہ کے ہاں مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۵۴ء کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے اور احمدی جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں خاکسار مرزا منیر احمد خادم دفتر الفضل لاہور

سیلاب زدہ علاقوں میں مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی نمایاں خدمات

سیالکوٹ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کی طرف سے ڈپٹی کمشنر صاحب کو بذریعہ چٹھی تحریر کیا گیا۔ کہ اگر حکام ضلع کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مجلس کے سپرد کوئی خدمت کی جائے۔ تو مجلس بخوشی اس خدمت کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہے۔

امدادی کاموں کے سلسلے میں مجلس کی پارٹی جو نیس افراد پر مشتمل تھی۔ عبدالرشید صاحب گونڈل کی زیر قیادت سلطان پور دہ بند کی طرف بھیجی گئی یہ پارٹی جامع مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ سے اپنے ہمراہ لڑکریاں۔ کدالیں۔ بیلچے اور کسیاں لیکر روانہ ہوئی۔ سلطان پور پہنچنے پر پارٹی نے دیکھا۔ کہ سڑک ٹوٹی ہوئی ہے۔ اور پانی کے تیزی سے بہنے کی وجہ سے آمد و رفت میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ خدام نے ٹوٹی ہوئی جگہ سے سو گز کے فاصلہ پر مٹی کھودنے کا انتظام کیا گیا۔ لائنیں بنا دی گئیں۔ اور مٹی کی ٹوکریاں لائن کے راستہ اس گڑھے میں لاکر گرائی گئیں۔ مگر پانی کے بہاؤ کی وجہ سے خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا۔ اس کے بعد پتھروں اور اینٹوں کی تلاش کی گئی۔ چنانچہ تقریباً دو فرلانگ سے پتھر اور اینٹیں لاکر اس جگہ گرائی گئیں۔ اس کے بعد پھر کافی مقدار میں مٹی کھود کر ڈالی گئی۔ تا آنکہ سڑک مکمل ہو گئی۔ اور لوگوں کی آمد و رفت کے لئے راستہ صاف ہو گیا۔ راہ گزروں نے خدام کی اس خدمت کی بہت تعریف کی۔ اور ان کے لئے دعائیں کیں۔ کام کے اختتام پر خدام نے اپنے امیر خدا کی معیت میں وہاں دعا کی۔ اور پھر اپنا سامان اٹھا کر واپس آئے۔

الجزائر میں پھر زلزلہ

الجزائر ۱۴ اکتوبر: کل شام اورلینس ویکی کے علاقہ میں سات سیکنڈ تک پھر زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ یاد رہے گذشتہ ماہ اس علاقہ میں زلزلہ آنے سے ہزاروں اشخاص ہلاک ہو گئے تھے۔ ابھی تک زلزلہ سے جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

تین اضلاع سے زبردست مالی نقصان کی اطلاع ملی ہے۔ کئی مکانات گر گئے ہیں۔ ٹیلیفون ایکسچینج اور پولیس کی بارکیں گر گئیں جھٹکوں کے بعد ساری آبادی گھروں کے باہر نکل آئی۔ اگرچہ رات بہت سرد تھی۔ لیکن بہت سے لوگ رات بھر سڑکوں پر رہے۔ بہت سے لوگ کھلی فضا میں سوئے۔

برما نے روس کا ساتھ دیا!

ادارہ اقوام متحدہ ۱۴ اکتوبر: اقوام متحدہ کی سفارتی اسٹادکی کمیٹی میں برما نے روس کے ساتھ نیشلسٹ چین کو چین کی حکومت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن نیشلسٹ چین کی حمایت میں ووٹ آئے۔

— جارج ٹاؤن ۱۴ اکتوبر: نائب صدر جمہوریہ ڈاکٹر رادھا کرشنن جو آج کل جنوبی امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں برطانوی گیانا کا دورہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ آئندہ ہفتہ وہ مانٹیویڈیو میں یونسکو کی کانفرنس کی صدارت کریں گے

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ایک پیشگوئیاں ہیں۔ جو قرآن کریم اور احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ اور اکثر پوری ہو چکی ہیں اور کئی ہیں۔ جو اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے مولانا عبدالماجد نے جو کچھ فرمایا ہے۔ ہمارے نزدیک محض قیاس آرائی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے پڑھنے سے ہمارا ایمان اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور بھی بڑھ گیا ہے۔ اور ہمارا یقین ترقی پا گیا ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے جس نے آج سے چودہ سو سال پہلے ایسے واقعات کی خبر دی۔ جن اس وقت کے لوگوں کو وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا

بھارتی پنجاب میں پاسپورٹ جاری نہیں کئے جائینگے

چنڈی گڑھ ۱۴ اکتوبر: حکومت پنجاب (بھارتی) ۱۵ اکتوبر سے پاسپورٹ جاری کرنے بند اور تمام پاسپورٹ مرکز کی طرف سے جاری کئے جایا کریں گے۔ اس سلسلے میں دہلی میں پاسپورٹ جاری کرنے کا ایک دفتر قائم کیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت دی ہے۔ کہ ۱۵ اکتوبر یا ۱۵ اکتوبر کے بعد پاسپورٹ کی جو درخواستیں آئیں۔ وہ پاسپورٹ کے مرکزی دفتر کو بھیجدیں۔ جو درخواستیں اس وقت موجود ہیں ان پر مروجہ طریق کار کے مطابق کاروائی کی جائے۔

— قاہرہ ۱۴ اکتوبر: یہاں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپان کو مصر تک برآمد کرے گا جاپان سے سیمنٹ۔ فاسفیٹس اور دوسری مصنوعات آئیں گی۔

مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال کی شاندار امدادی مساعی

خانیوال ۱۲ اکتوبر: مکرم شریف احمد صاحب خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان مجلس خدام الاحمدیہ خانیوال کی امدادی مساعی کے متعلق مطلع فرماتے ہیں کہ ۴ اکتوبر کو بعد نماز فجر سیلاب کی خبر سننے کے معاً بعد مجلس کا ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل پروگرام مجلس نے تیار کیا۔ (۱) مصیبت زدگان میں خشک غذائیں تقسیم کرنا۔ (۲) سیلاب سے خانماں برباد مصیبت زدگان میں بیمار لوگوں کو مفت طبی امداد حسب توفیق پہنچانا۔ (۳) مجلس کے خدام کی گروپ بندی کر کے متعلقہ علاقہ میں خدمت خلق کے لئے مصیبت زدہ بھائیوں تک پہنچانا۔ اور اپنے اس عملی قدم کی اطلاع حکام بالا تک پہنچانا۔

اس پروگرام کے مطابق مجلس نے اسی وقت عملی قدم اٹھایا۔ اور پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ خانیوال اور قائد ضلع ملتان اسی وقت ایس۔ ڈی۔ او۔ صاحب خانیوال کی خدمت میں گئے۔ اور اپنی خدمات ان کے سپرد کر دیں۔ جس پر موصوف نے مناسب تعاون کا وعدہ کیا۔ اور مجلس کو خدمت کرنے کی ہدایت دی۔

مورخہ ۴ اکتوبر کو مجلس کی گروپ بندی کی گئی۔ اور روزانہ ایک گروپ سیلاب زدہ علاقہ میں جاکر اپنی خدمات پیش کرتا رہا۔ چونکہ خانیوال کے گرد و نواح کے دیہات زیر آب تھے۔ اس لئے خدام کو دس دس پندرہ پندرہ میل پانی میں سے گذر کر بعض دفعہ سفر کرنا پڑتا تھا۔ مگر خدام بڑی مستقل مزاجی اور تحمل و ایثار اور استقلال سے اپنے دوسرے مصیبت زدہ بھائیوں کی خاطر ان کے پاس پہنچتے تھے۔ اور اپنا فرض ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے۔

مورخہ ۴ اکتوبر سے ۱۰ اکتوبر تک مجلس نے جو امدادی کام سرانجام دیا۔ اس کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں:۔

اس عرصہ میں چک ۸ چک ۹ چک ۱۰ چک ۱۱ چک ۱۲ چک ۱۳ دکھو شیر علاوہ ازیں چک $\frac{170}{10R}$ ، $\frac{176}{10R}$ ، $\frac{169}{10R}$ ۔ بنگلہ شیریں والہ۔ علاقہ مخدوم پور پہوڑاں دریا والا چک $\frac{13}{8R}$ چک $\frac{8}{BR}$ و چک $\frac{11}{BR}$ اور علاقہ میاں چنوں کیمپ سکول۔ تلمبہ کیمپ رحمتہ منگلہ میں جو خانیوال سے اسی میل کے فاصلہ پر ہے یہ کام کیا گیا

ان علاقوں میں بارہ سو مریضوں کو میپکرین۔ اسپرین۔ سلفاگوانڈین۔ سلفاڈایازین۔ کلوروین لوشن ٹنکچر آیوڈین وغیرہ تقسیم کی گئیں یہ سب دوائیاں حکیم محمود احمد صاحب کی زیر نگرانی تقسیم ہوئیں۔

طبی امداد کے علاوہ قریباً آٹھ صد افراد میں گڑ۔ بھنے ہوئے چنے اور خشک غذائیں تقسیم کی گئیں۔ اس عرصہ میں خدام نے نہایت تندہی سے بعض علاقوں میں گھرے پانی کو عبور کر کے صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے رات تک کام کیا۔

اڑن طشتریاں بمبئی میں دیکھی گئیں

بمبئی ۱۴ اکتوبر: بتایا گیا ہے۔ کہ بمبئی کے ایک تاجر مسٹر ڈی۔ جی۔ جوشی نے ایک ایسی چمکدار اڑن طشتری دیکھی۔ جس سے آگ کی چنگاریاں نکل رہی تھیں۔ جو مختلف لوگوں نے گذشتہ چھ روز کے اندر بمبئی میں دو بار اڑن طشتریاں دیکھی ہیں۔ مسٹر جوشی ان میں سے ایک ہیں مسٹر جوشی نے بتایا۔ کہ یہ طشتری جنوب سے شمال کی جانب فضائے آسمانی میں بہت ہی تیز رفتاری کے ساتھ جا رہی تھی اس کا درمیانی حصہ کالا اور پچھلا حصہ چمکدار تھا۔ اس میں آواز بالکل نہیں تھی۔

فرانسیسی مقبوضات کے متعلق فرانس اور بھارت میں سمجھوتہ ہو گیا

پیرس ۱۴ اکتوبر: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بھارت میں فرانس کے مقبوضات کے متعلق حکومت بھارت اور حکومت فرانس کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور اس کی شرائط ان علاقوں کے باشندوں کو منظوری کے لئے پیش کر دی گئی ہیں۔ حکومت فرانس نے میونسپلٹیوں کے منتخب ممبروں اور فرانسیسی ہند کی نمائندہ اسمبلی کے ممبروں کو مطلع کیا ہے۔ کہ ۱۸ اکتوبر کو ہیگ کانفرنس میں فرانسیسی ہند کے مقبوضات کے مستقبل کا فیصلہ ہوگا۔ ممبروں کی تعداد ۱۸۳ ہے۔ ان سے دریافت کیا جائے گا۔ کہ آیا وہ مقبوضات میں فرانس کی حکومت چاہتے ہیں۔ یا ان علاقوں کو ہندوستان میں شامل کرنا پسند کرتے ہیں۔ یہ کانفرنس مقام کزبور میں ہوگی۔ جو پانڈیچری کی مغربی سرحد پر واقع ہے۔ کانفرنس میں وہی پٹ نیٹڈ یاکم اور ماہی وغیرہ کے ممبر بھی اس میں شریک ہوں گے فرانسیسی ہند کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ تمام ممبروں کو اس کانفرنس میں لازمی طور پر شریک ہونا چاہیئے۔ فرانسیسی آئین کے مطابق کسی دوسری طاقت کو اختیارات منتقل کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان مقبوضات میں استصواب رائے کرایا جائے